

کتاب کے پادشہ سے کتاب کے پادشہ کو مل گئے ہیں  
مذہب کا حسبِ نسل و نسب کا جس سے مل گئے ہیں  
مذہب اور نسل و نسب کا جس سے مل گئے ہیں



# کیا بد مذہب سیئہ ہیں؟

مفتی محمد رفیع احمد مدنی مدظلہ العالی

تالیف

محمد اویس رضا قادری

مقدمہ

مطبعہ اہل سنت، لاہور، پاکستان  
0300-8228655  
0300-8249927

قسط 1: مذہب و نسل و نسب کا جس سے مل گئے ہیں

# کیا بد مذہب سید ہیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم

لحمد لله الملك الحق المبين والصلوة والسلام على حبيبه رحمة العلمين وعلى اله الطيبين

واصحابه الطاهرين اما بعد!

بد مذہب سید کہلوانے والوں سے مصافحہ کرنا تو درکنار دیکھنا گوارا نہیں بعض احباب نے کہا کہ سید کیسا ہو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہے میں نے کہا آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سر کا تاج ہے ہم آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی جان سمجھتے ہیں لیکن بد عقیدگی اور غلط مذہبی خود بتاتی ہے آنصاحب سید ہی نہیں اگرچہ ہزار بار خود کو سید کہلوائے کیونکہ (بد مذہب سید نہیں) ہو سکتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے جس سید کا عقیدہ بگڑا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ اس کی نسب میں کالا کالا ہے یا نطفہ کی خرابی کا نتیجہ ہے چنانچہ آگے چلا کر دلائل سے ثابت کروں گا (ان شاء اللہ) اسی لئے اس رسالے کا نام بھی یہی رکھا ہے۔ وما توفقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حبیبه النبی الکریم

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۳ جمادی الاول ۱۴۱۱

## مقدمہ

ہر سید کی تعظیم و تکریم اہلسنت اپنے ایمان و اسلام کی رونق و تازگی تصور کرتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی گرا دے یہاں تک کہ لوگ اسے کیسا ہی سمجھے یا وہ بناوٹی سید بن کر آئے ہم نسبت سیادت کو سلام کریں گے نہ لوگوں کو غلط فہمی کا تصور اور نہ اس کی بناوٹ کا خیال۔ حضرت خواجہ خواجگان شہنشاہ و لائیت علامہ مولانا غلام فرید صاحب چاچڑانی قدس سرہ کے ہاں ایک صاحب سید کے روپ میں بار بار نذرانے وصول کرتا رہا۔ کسی نے کہا حضرت یہ تو چاچڑاں کے محلے کا کٹانہ ہے۔ آپ نے فرمایا میں کٹانہ کو نذرانہ نہیں دیتا میں نام کی نسبت کے صدقے حقیر سی خدمت کرتا ہوں۔ خدا کرے قبول ہو جائے لیکن اس رسالے میں صرف اور صرف اس سید کی بحث ہے جو صحیح النسب سید ہو اور اُس کی علامت یہی ہے کہ وہ جادہ راہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہٹ سکے گا بلکہ خدا تعالیٰ اس کو جادہ راہ حق سے بھٹکنے ہی نہیں دے گا بد مذہبی کی لعنت کا طوق اُس کے گلے میں پڑے گا جس کا نسب ہی صحیح نہیں ہوگا کیونکہ صدیاں

گزریں سادات کرام کی عزت و احترام کو دیکھ کر بہت سے ہوائے نفس کے پھندے میں پھنس کر اپنا نسب چھوڑ کر سید بن گئے جب کہ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں قریشی، ہاشمی، علوی ایسے ہی کسی بھی اعلیٰ شخصیت کی اولاد ہونے پر شاہ جی کا لقب ملا تو چند سالوں بعد وہ سید صاحب ہیں بلکہ ہم نے بہت سے بدقسمتوں کو دیکھا ہے کہ اپنے علاقے سے کہیں دور سکونت پذیر ہوئے تو اپنی عزت بڑھانے پر سید السادات اور مخدوم و الخادم ہیں کچھ دینا و دولت وافر مل گئی تو عوام کے جھکاؤ سے اور اترائے۔ اگر کوئی صاحب مبالغہ نہ سمجھے تو بہت سے سادات کی گدیوں پر چند گندے ٹکے پھینک کر ان کے شجرہ نسب میں کسی بزرگ سے نسب ملا کر سید ہونے کا سرٹیفکیٹ بنوالائے اب ایسے سید صاحب کہ اگر انھیں کوئی سید نہ مانے تو مار کھائے اس قسم کے درجنوں بلکہ سینکڑوں حربے استعمال کر کے سید بن جاتے ہیں اگر اس قسم کے لوگوں سے کوئی بد مذہب، وہابی، دیوبندی، شیعہ مرزائی وغیرہ یعنی مُرتد ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہاں وہ اصل نسب سید جسے خون رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شیر بتول رضی اللہ عنہا نصیب ہے۔ اس کے متعلق بد مذہبی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسی لئے جو بد مذہب ہے اور سید ہونے کا بھی دعویٰ کرے۔ ہم اسے سید نہیں مانے گے نہ ہی اسکی تعظیم و تکریم کریں گیں بلکہ اس کی تعظیم و تکریم سے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں گے۔

### فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انھیں تھامے رہے میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے دوسری میری عترت۔ (دفعی روایۃ مطان عترتی سنتی لمان العترۃ تلزم السنۃ)

**فائدہ** اگر ہم بد مذہب کو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس کی بد مذہبی کو حق تسلیم کر رہے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آل و عترت کی اتباع کو ضرور قرار دیا ہے اور حق یہ ہے کہ ہم اپنی غلط خیالی کو آگ میں ڈال سکتے ہیں لیکن فرمانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غلط تصور نہیں کر سکتے بلکہ تصور کرنے والے کو جہنم کا ایدھن تصور کریں معلوم ہو کہ بد مذہب سید ہے ہی نہیں۔



مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق سچا سنی وہی ہے جو سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ عقیدہ رکھتا ہے۔

یا اهل بیت رسول الله حکم فرض من الله فی القرآن انزلہ  
کفا کم من عظیم القدر انکم من ثم یصال علیکم ل اصولہ له  
ال نبی ذریعتی وهم الیہ وسیلتی ارجو بهم اعطی غزا بالیمین صحیفی

”کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیعت تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہے کہ جو تم پر دو رو نہ پڑھے اُس کی نماز کامل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار میرے لئے ذریعہ نجات ہے اور آل اطہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کا میرے لئے وسیلہ ہے مجھے امید ہے کہ آل پاک کے صدقے میں قیامت کے دن مجھے میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ روزِ قیامت جب اہل بیعت کا سوال ہو گا (جس طرح کے سب صحابہ کا) خاجیوں اور ناصبیوں کا جو (اہل بیعت سے قطع نظر) صحابہ سے محبت کا دعویٰ ہے وہ ایسے ہی جھوٹا ہے جیسے شیعوں کا (صحابہ سے قطع نظر) اہل بیت سے محبت کا دعویٰ ہے۔ صحابہ و اہل بیعت (رضی اللہ عنہم) دونوں کی محبت جان و ایمان ہے۔ دورِ حاضر کے جملہ اہلسنت کے امام و مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے فرمایا۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
امام اہل سنت کی سادات اور اہل بیت سے عقیدت کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

### اولاد بتول اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رضی اللہ عنہ

ہم مقام امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو حضرت سلطان العارفین، سلطان الفقر سلطان باہو، روح پنجم جو سیر ذات ہو کے مدارج اعلیٰ پر فائز ہیں کی نظر میں دیکھتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب ”نور الہدی“ نمبر ۲۲۱ پر فرماتے ہیں شیخ اور طالب ہر دور کے لئے فرض عین ہے کہ سادات کی خدمت میں سرنگوں رہیں جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہرگز صاف نہیں ہوتا اور معرفت الہی کو نہیں پہنچتا کیونکہ جو سادات کا خادم ہو وہ آخر مخدوم ہو جاتا ہے اور جو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ اور اولادِ بتول رضی اللہ عنہا کا منکر ہے وہ معرفت سے محروم ہے۔

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

حضرت سلطان باہو اپنے بارے میں خود میں فرماتے ہیں۔

شد اجازت باہو را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہہ خدا  
دست بیعت کرد مارا مجتبیٰ خاک پائیم از حسین داز حسن  
معرفت گشتہ است برمن انجمن

باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت ملی کہ خلقت کو خدا کی رضا کے لئے تلقین کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ہمیں بیعت فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا ہے اور میں حسین اور حسن علیہم السلام کی خاک پا ہوں معرفت میرے لئے محفل بن گئی ہے۔

”عقل بیدار“ میں آپ فرماتے ہیں۔

خاک پائیم از حسین و از حسن ہر یکے اصحاب با ما انجمن  
میں حسین اور حسن رضی اللہ عنہم کے پاؤں کی خاک ہوں اور انہی میں سے ہر ایک یُورگ کے ساتھ میری محفل رہتی ہے۔

**اعجوبۂ باہو رضی اللہ عنہ**

حضور سلطان العارفین سیدنا سلطان باہو رضی اللہ عنہ ہر سال ماہِ محرم میں پہلا عشرہ انتہائی عقیدت و احترام سے ذکرِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام فرماتے تھے اور نواسہ رسول جگر گوشہ بتول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم کا عرس پاک سنایا کرتے تھے جو آج تک جاری و ساری ہے اکثر لوگ ہی خیال کرتے ہیں کہ مہِ محرم میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کی منافی ہے درحقیقت محرم میں دس روز تک جاری رہنے والا سالانہ عرس مبارک حضرت باہو کا نہیں بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہے جو خود حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا جاری کردہ ہے۔

# باب اول

## قرآن مجید

۱۔ **إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونِ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (پ ۵)**

”اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھرایا جائے اس کے ماسوا جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادے۔“

**فائدہ** اس آیات میں قطعی طور (مشرک، کافر، مرتد، بد مذہب، شیعہ، مرزائی، دیوبندی) تمام سے بخشش کی نفی ہے اگر سید (برائے نام) مرتد ہو گیا تو اس کی بخشش کہاں۔ اگر احادیث شفاعت اہل بیت میں اسے عام رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ پر امکان کذب لازم آتا ہے اور وہ بالاتفاق محال ہے اسی پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے اگر سید (برائے نام) مرتد کی نجات مان لی جائے تو پھر مسئلہ امکان کذب بھی ماننا پڑے گا۔

۲۔ **الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا التَّائِهَمُ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (پ ۲۷)**

”ہم نے ان کے ساتھ ان کی اولاد ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔“

**فائدہ** اس آیات میں خانوادہ نبوت کے علاوہ تمام محبوبانِ خدا انبیاء، اولیاء کی اولاد کو ان کے ساتھ ملانے کا وعدہ ہے لیکن اس میں بھی ایمان کی شرط پہلے ہے چنانچہ آیت مذکورہ کی ابتدا میں ہے۔

**وَالَّذِي آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتَهُم بِالْإِيمَانِ**

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی اسی وجہ سے پسر نوح علیہ السلام قطعی طور پر جہنمی ہے کہ وہ اگرچہ اہل بیت نبوت میں سے تھے لیکن۔

**پسر نوح چوں کہ بدن ب نشت خاندان نبوتش گم شد**

جب وہ بُرے (کافروں) کے ساتھ بیٹھا (ملا) تو اس کا بیٹے ہونے کی حیثیت (گم) ختم شد۔



۳۔ **انما يريدُ الله ليذهب عنكم الرّجس اهل البيت و يطهر كم تطهيرا** (پہلے) اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے بُرائی اور فحش چیزوں کو دور رکھے اور تمہیں جس (گناہ و کفر وغیرہ) کی میل کچیل سے پاک رکھے۔ **فائدہ** اس آیات میں اہلسنت کے نزدیک ازواج مطہرات کے علاوہ آلِ فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) مراد ہیں یہی مؤخر الذکر اس تصنیف کا موضوع ہے آیت میں تطہیر بھی مطلق ہے اور اہل بیت بھی مطلق اور قرآن کا قاعدہ ہے **المطلق اذا اطلق مراد به الفرد الکام** بوقتِ علی اطلاقِ مچلق کا فرد کامل کفر (اوتداد) وغیرہ ہے، اگر اس کے برخلاف اور وہ اس کے لئے محال ہے اس پر متزلزل اور تو خلف الوعد کے علاوہ اجتماعِ التقیّین لازماً آتا ہے۔

(۱) تطہیر (۲) جس (کفر) یعنی اوتداد اور بد مذہب و محال (وہ محال ہے) کوئی سید (برائے نام) مرتد (بد مذہب) کو خاندانِ نبوت میں شامل کر رہا ہے تو وہ خلف الواعد اور اجتماعِ التقیّین کو قولِ حق اور سچ ثابت کرے پھر۔۔

**فائدہ** امام المکاشفین عارف باللہ سیدنا ابنِ العربی قدس سرہ نے فرمایا کہ آیات میں تا قیامت سادات کرام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (اہل بیت سے ہے) مراد ہے۔ (الشرف الموبد از فتوحات مکیہ شریف)

۴۔ **انه ليس من اهلک** (پ ۱۲ ہود ۴۶)

اے نوح علیہ السلام وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں۔

اس کی علت بتائی۔ **انه غیر صالح** بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیات کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں غیر صالح سے مراد بد عقیدگی بھی ہے کہ یہ دل کا عمل ہے کفار کی صحبت بھی، اس آیات سے معلوم ہوا کہ جو شخص شیعہ، وہابی یا مرزائی ہو جائے وہ سید نہیں۔ اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہو کیونکہ سید ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے دیکھو کافر بیٹا مومن باپ کی میراث نہیں پاتا۔ قرابتِ نسبی اگرچہ دینی قرابت سے قری ہے لیکن بغیر قرابتِ دینی کے نسبی قرابت بے کار ہے۔

۵۔ **أما الجدارُ فكان لغلمین یتیمین فی المدینہ وکان تعته کنزتهما وکان ابوہما صالحا**

رہی وہ دیوار وہ شہر کے ۲ یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

**فائدہ** حضرت محمد بن المکند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد کو اور اولادِ دُور اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

## ۶۔ قل لا اسئلكم عليه اجراً الا المودة فى القربىٰ (پ ۲۵ شوریٰ)

فرمادیتے اے لوگوں! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت وغیرہ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت کے۔  
**حدیث** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

## لا اسئلكم عليه اجراً الا المودة فى القربىٰ ان تحفزونى فى اهل بيتى وتودوهم لى

لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ سوائے قرابت کی محبت کے اور یہ کہ تم میری حفاظت کرو میرے اہل بیت کے معاملے میں اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔  
**فائدہ** ہم نے تجربہ کیا ہے کہ جس کا ایمان تابناک ہوتا ہے وہ اہل بیت و سادات سے محبت کرتا ہے جس کا دل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے وہ ان سے بغض اور نفرت کرتا ہے۔

## باب دوم

### احادیث مبارکہ

۱۔ سید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، **اناقسیم النار** (نسیم الریاض ص ۱۶۳ ج ۳) میں دوزخ بانٹوں گا۔ یعنی دین سے منحرفین اور املائے اسلام کو دوزخ میں بھیجنے کا آرڈر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنی اولاد کو خود دوزخ میں کیسے پھینکیں گے وہی دوزخ میں جائیں گیں جن کا آپ کی اولاد ہونے سے سلسلہ منقطع ہو گیا ہوگا اور ان قطع کا موجب وہی ہیں ارتداد (بد مذہبی اور غلط عقیدگی)۔

**قاعدہ** فن حدیث کا قاعدہ ہے جس روایت کا راوی ثقہ ہو اور وہ مروی عن اصحابی ہو لیکن اس میں عقل کو دخل نہ ہو تو وہ حکماً مرفوع حدیث ہوتی ہے (نسیم الریاض ص ۱۶۳ ج ۳) کیونکہ جب وہ روایات عقل سے وارد ہے تو لامحالہ صحابی کے اجتہاد کو دخل نہیں اسی لئے یہ قول درحقیقت قول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا جائے گا، اس روایت کو ابن اشیر نے لیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور اس روایات میں عقل کو بھی دخل نہیں لہذا اثابت ہوا کہ بد مذہب سید نہیں ہو سکتا۔



**فائدہ** حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

**فقد ودو مرفوعاً انما سميت فاطمه لان الله قد فطمها وذريتها عن النار يومه قياماً اخرجہ الحافظ**

**الدمشقی، وردی النسائی مرفوعاً انما سميت فاطمه لان الله تعالى فطمها و محبتها عن النار**

مرفوعاً وارد ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) کہ فاطمہ اس لئے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولاد کو

قیامت کے دن آگ سے محفوظ کر دیا ہے یہ روایات حافظ الحدیث ابن عساکر دمشقی نے بیان کی امام نسائی حدیث مرفوع روایات

کرتے ہیں کہ فاطمہ اس لئے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے محبین کو آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰)

**بہانہ جُوراً عذرہا بسیار**

ہمارے دور میں وہابیوں دیوبندیوں نے نجدی بیماری پھیلا دی ہے کہ فضائل و کمالات کی روایات ضعیف موضوع ہیں اور اہل بیت

کے فضائل کی روایات راوی شیعہ ہیں (معاذ اللہ) وغیرہ وغیرہ۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ روایات مذکورہ امام احمد رضا بریلوی

رضی اللہ عنہ نے الامن العللی میں بیان فرمائی ہیں اور آئمہ اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں حضرت علی

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ہے حضرت شاذان فضلی نے جزر واثمس میں روایات کیا ہے۔ فقیر نے تحقیق روالشمس تصنیف میں تفصیلی

عرض کر دی ہے۔

**کیا اس کے باوجود بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ روایات شیعہ روایات ہے؟؟**

**کیا حضرت شاذان فضلی، قاضی عیاض، ابن اثیر اور علامہ شہاب الدین خفاجی سب**

**ہی شیعہ ہیں؟؟**

اب بتایا جائے اس روایات کے بیان کرنے پر اس الزام میں حافظ ابن عساکر دمشقی، امام نسائی اور ملا علی قاری کو بھی شیعہ کہا جائے

گا؟ ان حضرات کو شیعہ قرار دینے والا کیا اپنا نام خوارج کی فہرست میں داخل نہیں کرائے گا؟؟

مذکورہ بالا عنوان فقیر نے ازراہ تفنن نہیں بلکہ ایک حقیقت ظاہر کر دی ہے تجربہ کر لیں۔ دُور کی بات نہیں اہل سنت نے حدیث

### یا جابر ا دل ما خلق نیک من نورہ

اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے اثبات میں پیش کی تو سب سے پہلا جواب یہ ہی کہ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور چونکہ وہ شیعہ ہیں اس لیے ناقابل قبول ہے حانکہ ہی بھی ایک غدر ہے ورنہ امام عبدالرزاق اتنا ثقہ ہیں کہ امام بخاری و امام مسلم جیسے آئمہ احادیث کو ان کی ثقاہت پر مکمل اعتماد ہے پھر شیعہ کا لفظ اس دور میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طرف وار کو کہا جاتا ہے اور اس دور میں شیعہ کا لفظ سنی پر ہی اطلاق ہوتا ہے دور کی تبدیلی سے اب کی اصطلاح اور ہے لیکن مخالفین نے دھوکہ دے ہی دیا۔

**حدیث نمبر ۲** حضور سرور دو عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی نسل پر آگ کو حرام کر دیا۔ (رواہ ابولعلی فی المسند والطبرانی فی الکبیر الحاکم فی المستدر)

**فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحیح النسب سید دوزخ میں نہ جائیگا اور جو سید قوم کا مدعی بد مذہب (شیعہ، مرزائی، وہابی) ہو گیا تو اگر وہ بلا توجہ مرا تو سیدھا جہنم میں جائیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (پ ۳ النسا)

”اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

### انتباہ

حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آلِ فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بہشت کی نوید سنائی اور مُرْتَد (بد مذہب) کا اللہ تعالیٰ نے بہشت میں داخلہ قطعی طور پر بند کر دیا ہے اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بد مذہب سید نہیں ورنہ ارشاد گرامی غلط ہو جائے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات الٹ سکتی ہے لیکن قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی طریقے سے نہیں بدل سکتا۔

حدیث نمبر ۳ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

**سالت ربی ان لاید خل احداً من اهل بیتی النار اعطانیہا** (ابوقاسم بن بشر ان فی الامالی)

**فائدہ** اہل سنت کے اصول پر نبی علیہ السلام کی دُعا ضرور مستجاب ہوتی ہے۔ (عینی شرح بخاری) جب یہ عقیدہ پختہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا، آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لئے ضرور مستجاب ہوئی ادھر قرآنی فیصلہ ہے کہ مرتد یقیناً جہنمی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

**وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فِيمَتَ وَهُوَ كَافِرٌ فَاولیک حبطت اعمالہم فی الدنیا والاخرۃ ج واولیک**

**اصحاب النار ج ہم فیہا خلدون**

”اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔“

**انتباہ** بد مذہب کو سید ماننے سے خدا تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کا انکار کرنا لازم آئے گا ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی استجاب کو غلط کہنا پڑے گا لیکن کوئی مسلمان ان دونوں باتوں کے خلاف گوارا نہ کرے گا۔

**سوال** احادیثِ مذکورہ تمام آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل نہیں بلکہ صرف

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مراد ہیں جیسا کہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

تصریح فرمائی ہے؟؟

**جواب** حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تو اضعاف فرمایا تھا جیسا کہ

تفصیل آئے گی ان شاء اللہ عزوجل۔

**فائدہ** امام احمد رضا محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کافر (مرتد) اس نسلِ طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں، اگرچہ سید بنایا لوگوں میں براہ غلط کہلاتا ہو اور فرمایا کہ ساداتِ توبالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں مزید ان کا بیان ان کے فتویٰ میں آئے گا جو

چند اوراق کے بعد عرض کروں گا۔ ان شاء اللہ عزوجل



# باب سوئم

اقوال علماء کرام رحمہم اللہ

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے سادات کرام کے فضائل و مناقب پر مدلل ضخیم تصنیف، ”الشرف الموائد“ لکھی ہے آپ کا سادات کرام کے ادب کے بارے میں یہ حال ہے کہ علامہ دین حجر رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کے حوالے سے لکھا کہ جس شخص کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے قائم ہو اس کا بڑا جرم اور دیانت اور پرہیزگاری سے عاری ہونا اسے نسب علی سے خارج نہیں کر دیگا۔ (الشرف الموائد عربی صہ ۴۶)

سید کی سزا نام غلاظت دھونا ہے

ان کے ادب سادات کی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں کہ بعض محققین نے فرمایا، خدا نخواستہ اگر کسی سید سے زنا، شراب نوشی یا چوری سرزد ہو جائے اور ہم اس پر حد جاری کر دیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی امیر بادشاہ کے پاؤں کو غلاظت لگ جائے اور اس کا کوئی خادم اسے دھو ڈالے۔ (ایضاً)

اظہار حق

ایسے باادب علامہ دوران رحمۃ اللہ نے بھی وہی فرمایا جو ہمارا موقوف ہے اسی کتاب کے صہ ۴۶ میں لکھتے ہیں۔

نعم الکفران فرض وتوعد لا حد من اهل البيت والعیاذ باللہ هو الذی یقطع النبة بین من وقع منه و بین

مشرته صلی اللہ علیہ وسلم

معاذ اللہ اگر (بالفرض) اہل بیت کے کسی فرد سے کفر سرزد ہو جائے تو اس کی نسبت اسے شرافت بخشنے والی ذات کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع ہو جائے گی۔

صحیح النسب سید کی علامت

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ صحیح النسب سید کی ایک بہترین علامت بتاتے ہیں اسی کتاب کے ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ میں بالفرض کی قید اس لئے لگائی ہے کہ مجھے تقریباً یقین ہے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہیں ہوگا جس کے نسب صحیح کا اتصال

محبوبِ ربِّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی ہو اللہ تعالیٰ انھیں اس سے محفوظ رکھے بعض حضرات نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جن کی سیادت (سید ہونا) یقینی ہے ان سے زنا لواط وغیرہ کا وقوع محال ہے کفر کا تو سوال ہی کیا ہے۔

### تبصرہ اویسی غفرلہ

صحیح اور سچی سیادت (سید ہونا) یہ ہی ہے کہ وہ بدنہ ہی تلویث کے علاوہ گناہوں کی گندگی سے بھی پاک ہو اور ”وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا“ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حضرات ظاہر و باطن پاک ہوں۔

### امام شاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ

اہل سنت کے مسلم مجدد اعظم ہیں اور منکرین کو ان کی فقاہت کا اعتراف ہے ان کے فقہی سے پہلے ان کی سادات سے نیاز مندی و عقیدت کے واقعات مد نظر رکھیں۔

### آداب اہل بیت عظام

سادات کرام اور اہل بیت نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے ان کی محبت و تعظیم ہی آپ کی تعظیم ہے۔ فاضل بریلوی علیہ رحمۃ کی ذات اس سلسلہ میں بیشتر علمائے کرام سے منفرد نظر آتی ہے مندرجہ ذیل واقعات پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔

۱۔ ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لئے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سیدزادے ہیں لہذا گھر والوں کو تاکید کی کہ خبردار! کہ صاحبزادے صاحب سے کوئی کام نہ لیا جائے کہ محدود زادہ ہیں کھانا وغیرہ اور جس چیز کی ضرورت ہو پیش کی جائے چنانچہ سہا راشاد تعمیل ہوتی رہی کچھ عرصے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔

یہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ہے۔

۲۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کوئی استاد کسی سیدزادے کو مار سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا ”فاضلی حدود الہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے کہ اس کے سامنے اگر کیسی سید حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لاگانے لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی اسے صاف کر رہا ہوں تو فاضلی جس پر سزا دینا فرض ہے

اس کو یہ حکم ----- تابہ معلم چہ رسد

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا کتنا پاک عقیدہ ہے اس والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔



تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نہ نور کا

پرانے شہر بریلی کے ایک محلہ میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی دلوں کی سرزمین پر عشقِ رسالت کا کیف و سرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔ بام و در کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار رہ گزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی معلوم ہوا کہ دینائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت دین کے مجدد، اہل سنت کے امام، عشقِ رسالت کے گنج گراں مایہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی آج تشریف لانیوالے ہیں ان کے خیر مقدم کے لئے یہ سارا انتظام ہو رہا ہے۔

چنانچہ امام اہل سنت کی سواری کے لئے پاکی دروازے کے سامنے لگا دی گئی تھی سینکڑوں مشتاقانِ دیدار انتظار میں کھڑے تھے وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیب تن فرمائے عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے چہرہ انور سے فضل و تقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا طلعت جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک گل رعنا کھلا ہوا تھا بڑی مشکل سے سواری تک پہنچے۔ پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد گہاروں نے پاکی اٹھائی آگے پیچھے داہنے بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی پاکی لے کر تھوڑے ہی دور چلے تھے کہ امام اہل سنت نے آوازی پاکی روک دو! حکم کے مطابق پاکی روک دی گئی۔ ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے گہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی سید ”آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں ہے؟ اپنے جدِ اعلیٰ کا واسطہ سچ بتائیے میرے ایمان کا ذوق ”لطیف تنو جاناں“ کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا پیشانی پر غیرت و پشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں بے نوائی آشفۃ حالی گردشِ ایام کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار اس کے انگ انگ سے آشکار تھے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا۔ ”مزدور سے کام لیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھا جاتا۔ آہ آپ نے میرے جدِ اعلیٰ کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سر بستہ راز فاش کر دیا۔ سمجھ لیجئے میں ایک مُرجھایا ہوا پھول ہوں۔ جس کی خوشبو سے آپ کی مشامِ جاں معطر ہے رگوں کا خون نہیں بدل سکتا۔ اس لئے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعہ معاش بنالوں۔ پاکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم کر لیا ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آکر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں ابھی اس کی بات تمام بھی نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ پہلا حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالمِ اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ



پھوٹ کر التجا کر رہا تھا۔ ”معزز شہزادے! میری گستاخی کو معاف کر دو۔ لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہو گئی ہے ہائے غضب ہو گیا بن کے کفش پا کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر کہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت بھرے میدان حشر میں میرے ناموسِ عشق میں کتنی بڑی رسوائی ہوگی۔“

آہ!! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شک ہوا جا رہا ہے دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشق دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے بالکل اسی انداز میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام اس کی منت سماجت کرتا رہا اور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھتے رہے یہاں تک کہ کئی بار زبان سے اقرار کر لینے کے بعد امام اہلسنت نے پھر اپنی ایک آخری التجائے شوق پیش کی چوں کہ راہ میں خون جگر سے زیادہ وجاہت و ناموس کی قربانی عزیز ہے اس لئے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہو گا کہ اب تم پاکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کندھوں پر اٹھاؤں۔

اس التجا پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں کے دل ہل گئے و فوراً اثر سے فضا میں چینیں بلند ہو گئیں ہزار ہا انکار کے بعد عاشق جنوں خیز کی ضد پوری کرنی پڑی۔ آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہلسنت کا جلیل القدر امام گہاروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم فضل، جُہ و دستار اور اپنی عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گم نام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا۔ شوکتِ عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتھروں کے دل پگھل گئے۔ کدورتوں کا غبار چھٹ گیا غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دشمنوں کو بھی مان لینا پڑا کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کے دل کی عقیدتوں اور اخلاص کا یہ عالم ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وارفتگی کی اندازہ کون لگا سکتا ہے اہل انصاف کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تاثر نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سہانپور تک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے خلاف احمد رضا رضی اللہ عنہ کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے صحرائے عشق کے اس روٹھے ہوئے دیوانے کو اب کوئی نہیں مٹا سکتا۔ وفا پیشہ دل کا یہ غیظ ایمان کا بخشا ہوا ہے۔ نفسانی ہیجان کی پیداوار نہیں۔

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل گل سے چمن، چمن سے صبا اور صبا سے ہم

### امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی تحقیق انیق

وہ امام احمد رضا قدس سرہ جن کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نسبت سے متعلق امر کے بے ادب گستاخ سے لڑتے لڑتے گزری جن کا قلم کبھی نہ بہکا وہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ جو عقیدہ کفر رکھے نہ اُسے سید کہنا جائز ہے اور نہ ہی وہ سید صحیح النسب ہے۔

باجملہ ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر غید صراحتہً اجامہ ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید، امیری، قاسمی، شہیدی مرید رافضی غالی وہابی شدید۔ سب صریح کافر مرتد طریڈ علیہم لعنتہ العزیز الحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے۔ **انہ لیس من اہلک انہ عمل گیر صالح** نا سے سید کہنا جائز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **لا تفرقوا**

**اللمنافق سید فانه ان یکن سیدا فقد استعظم ربکم عزوجل** (رواہ ابو دائود النسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) منافق کو سید نہ کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو۔ روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا قال الرجال للمنافق یا سید فقد ا غضب ربہ** جو کسی منافق کو اے سید کہے اُس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا۔

### **بد مذهب سید نہیں**

(اقوال) امر یہی نہیں ہے کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا اعضائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافراں نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بننا اور لوگوں میں براہ راست سید کہلاتا ہوا آئمہ دین اولیاء کا ملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کی سادات کرام محمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مہمون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر نہیں ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ:

**انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اہل البیت و طہرکم تطہیرا**

”اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والوں اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے۔“

**حدیث نمبر ۱** تمام فوائد اور بزار ابو یعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

**ان فاطمہ احصنت فعرمھا اللہ وذریئھا علی النار**

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

**حدیث نمبر ۲** ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

**سالت ربی ان لا یدخل احدا من اہل بیتی النار فاعطاینھا**

”میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔“

**فائدہ** یہاں احادیث لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ نار کی دو قسمیں ہیں نارِ تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نارِ خلود کافر کے لئے ہے اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و علیہم و وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تواجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم بانی نسل کریم تاقیام



قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطبق و خول سے محفوظ لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق باہر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود و مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود ہے۔

## اقوال علماء

شرح الواهب للعلامة الزرقانی میں زیر حدیث مذکورہ انما سمیت فاطمہ ہے۔

اور بحر حال وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے تو منع مطلق ہے اور دوسروں کے لئے خلود ممنوع ہے اور اللہ مغفرت کرنا چاہتا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ان میں سے گناہ کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے باپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کے لئے اور جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا تو اس بارے میں انہوں نے فرمایا یہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ خاص ہے اور اخباری علماء نے جو یہ نقل کیا کہ جب ان کے بھائی زید نے مامون پر خروج کیا تو انہوں نے ان کو کی کہ ”کیا تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول نے مغالطہ میں ڈال دیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا احسن، یہ قول یہ تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ان کے پیٹ سے نکلے میرے تمہارے لئے نہیں، تو محض یہ تواضع کے طور پر تھا۔ اور مناقب پر اترانے سے بچنا تھا جس طرح کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہما جن کا جنت میں جانا قطعی تھا انتہائی خف کے عالم میں رہتے تھے ورنہ زبان عرب میں لفظ ذریت صرف پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد پر ہی نہیں بولا جاتا ہے قرآن میں ہے۔ اور ان کے ذریت سے داؤد اور سلیمان ہیں حالانکہ ان کے درمیان صدیوں کا فاصلہ تھا تو علی رضا جیسے فصیح و عارف بالغتہ یہ یادادہ نہیں کر سکتے تھے پھر اعطاعت گزار کی قید سے مقید کرنا ذریت اور محبت کرنے والوں کی خصوصیت کو باطل کرتا ہے وہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرمانبردار کو عذاب دے سکتا ہے تو ان کی خصوصیت یہ کہ ان کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تکریم کی خاطر عذاب نہ دے گا واللہ عالم میں نے الا ان یقال کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اس کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وقوع باجماع اہلسنت ممنوع اور امکان ان لوگوں کے نزدیک ثابت ہے جو امکان کے قائل ہیں ہمارے آئمہ ماترید یہ اس خلاف ہیں کہ وہ اسے محال سمجھتے ہیں میں نے نواح الرحمت شرح مسلم الثبوت کے حاشیہ پر یہ مسئلہ کھول کر بیان کر دیا وہاں میں نے اشعریہ کی طرف میلان کا اظہار کیا واللہ عالم بالصواب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جس کی نسبت اہلبیت نبوی کی طرف ثابت ہو جائے تو پھر اس کا بڑے سے بڑا گناہ اس کو کو اس خاندان سے خارج نہیں کرے گا اس لئے بعض تحقیق نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شریف زانی یا چور ہو مثلاً جب ہم اس پر حد قائم کر چکیں، مگر جیسے امیر یا بادشاہ کہ اس کی دونوں ٹانگیں گندگی میں لتھر جائیں اور اس کا کوئی خادم دھو دے اور یہ مثال صحیح دی ہے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں لوگوں کے قول میں غور کیا جانا چاہئے کہ نافرمان بیٹا میراث سے محروم نہیں ہوتا ہاں اگر کفر کا



وقوع کسی اہلیت سے فرض کیا جائے العیاذ باللہ تو یہ حضور سے نسبت کو قطع کر دے گا اور میں نے ”فرض کیا جائے“ کا لفظ اس سے کہا ہے کہ حقیقت کفر اس سے صادر ہو ہی نہیں سکتی جس کا صحیح نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متصل ہو بعض نے زنا اور لواطت جیسے افعال کے وقوع کر شرفاء سے محال جانا ہے تو پھر کفر کا کیا ٹھکانہ؟؟

امام الطریقہ لسان الحقیقہ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں۔  
چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے تھے اللہ نے آپ کو اور آپ کے اہلیت کو پاک کر دیا تھا اور اُن سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھا تھا تو وہ ہی مطہر ہیں بلکہ عین طہارت ہیں تو آیات دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر میں آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو بھی شامل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغفرت کے ذریعے ہر اس چیز سے پاک کر دیا ہے جو بہ نسبت ہماری گناہ ہے تو اس حکم میں اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا اور تمام اہل بیت شامل ہو گئے جیسے سلمان فارسی اور یہ حکم قیامت تک ہے اس پر انھوں نے بڑا نفیس اور بہترین کلام کیا، کہاں اس کا مطالعہ کیا جائے اللہ ہمیں اپنی پسند کے عمل کر نیکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

**جو کلمہ گو منکر ضروریات دین سید کہلاتا ہے ضرور قصداً سید بن بیٹھا**

**ہے یا کسی اور وجہ سے انتساب میں خطا ہے**

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

**اپنے منہ میاں مٹھو**

سید کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت **والناس امناء علی النسا بہم** (لوگ اپنی نسبوں کے آمین ہیں) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو۔ تو شہرت پر قناعتنا مقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت اور کیا دلیل درکار کا فرنجس ہے۔ **قال تعالیٰ انما المشرکون** (بیشک مشرک پلید ہیں) نجس اور سادات کرام طیب و طاہر **قال تعالیٰ ویطہرکم تطہیرا** اور نجس و طاہر بہم متباہن ہیں کہ ایک شے پر معاً اُن کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرماتے چکے ہیں کہ سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ و دعویٰ سید بن بیٹھے **غلہ تا ارزاں شود امال سید می شوم** غلہ سستا جب ہوگا میں ابھی سے سید بنتا ہوں۔

## دلیل جلیل ساطع کہ عقیدہ کفریہ رکھنے والا ہرگز صحیح النسب نہیں

رافضیوں کے یہاں تو یہ باتیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رڈیل سا رڈیل دوسرے شہر میں جا کر فرض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا تمغہ پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا س کے باپ دادا میں کسی نے اذعالے سیادت کیا اور جب سے ہوں ہی مشہور چلا آتا ہے اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صبان مصری **اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل بیت الطاہرین** میں فرماتے ہیں۔

**ومن این تحقق ذلک لقیام احتمال زدا ل بعض النساء و کذب بعض الاصول الانتساب**

کیونکہ بعض عورتوں کا زوال ممکن ہے اور احتساب میں بعض اصول کا بھی ممکن ہے یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا للہ کفر ہزار ہا ہزار حاشا للہ نہ بطن حضرت بتول زہرا رضی اللہ عنہا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سیّد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذ اب اللہ دخول نار کے لائق الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعمیل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سیّد صحیح النسب نہیں۔

**دلیل اول** تین قیاس پر مشتمل قیاس نمبر ۱۔ یہ شخص کفر ہے اور ہر کافر نجس نتیجہ یہ شخص نجس ہے قیاس نمبر ۲۔ ہر سیّد صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ کوئی سیّد صحیح النسب نجس نہیں۔ قیاس نمبر ۳۔ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سیّد صحیح النسب نجس نہیں۔ نتیجہ یہ شخص سیّد صحیح النسب نہیں قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

**دلیل دوم** قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔ نتیجہ یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا پارہ نہیں اور سیّد صحیح النسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے نتیجہ، یہ شخص سیّد صحیح النسب نہیں۔ پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان یہ تلخیص ہے کہ امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیّدی اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مضمون جزاؤ اللہ عددہ بابانہ ختم النبوة کی۔



## سَيِّدُنَا مَخْدُوم جہانیاں جہاں گشت صلی اللہ علیہ وسلم

جد السادات فی الہند والسند سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی قدس سرہ کا فرمان۔

یک شبے در خواب دیدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کردم اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم  
سیدان شیعہ اولاد تواند گفست لا واللہ واللہ لا

”ایک رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے یہ شیعہ جو سید  
کہلاتے ہیں آپ کی اولاد میں سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم ہرگز ہرگز یہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم لکھتے ہیں کہ شیعہ عقیدہ بوجہ کفر اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بایکاٹ ہو گئے کیونکہ جب  
کوئی عضو گندہ ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی۔ (النح)

## فتویٰ حضرت سراج الفقہاء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا سراج احمد مکن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی فقہت کا اعتراف نہ صرف اہل سنت کو ہے بلکہ مخالفین بھی آپ  
کی تحقیق کے سامنے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکتے برصغیر میں مجدد دین و ملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی فقہت کے  
بعد اگر کوئی فقیہ عالم دین تھا تو وہ آپ کی ذات بابرکات تھی آپ کے قلمی فتاویٰ میں سے فقیر ایسی غفرلہ نے یہ فتویٰ نقل کیا ہے صرف  
عربی عبارت لکھی ان کے تراجم نہیں لکھے اس لئے اکثر تراجم گزشتہ اوراق میں آچکے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کرد و معاصر اور آپ کے  
پیر بھائی علماء کرام تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحب ارشاد تھے ان کا محاکمہ کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن  
بفضلہ تعالیٰ دونوں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقہت میں استاذی المعظم  
سیدی سراج الفوہار رحمۃ اللہ علیہ فقیہ کو جانتے تھے اسی لئے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا وہ فتویٰ یہ ہے۔



کیا فرماتے ہیں علماء شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سب شیعہ اصحاب کرام کے قذف (نعوذہ باللہ) اماں آنکھ رضی اللہ عنہا قرآن شریف کو بیاض عثمانی وغیرہ کے مدعی ہو کر منکر ضروریات دین ہیں اس لئے ان سے سلام، کلام، میل جول، ناظر رشتہ ذبیحہ وغیرہ سب حرام ہیں ان کا حکم، حکم مرتدین کا ہے مولوی محمد یار ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لئے واجب التعظیم مصداق **و یطہر کم تطہیراً و الا المودة فی القربی** اور **مانند بدین اعمالو ما شتمتم قد غفرت لکم این مستواً بالفتوحات** وغیرہ من کتب التصوف میں بموجب شرع شریف فتویٰ غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار؟

## الجواب

فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جزاؤں باب ۲۱ میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل کر کے **یطہر کم تطہیراً** فرمایا اور قولہ **علیہ الصلوٰۃ والسلام** یعنی **لا اسئلکم علیہ اجرا المنوۃ فی القربی** کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال حُضْب کریں عزت برباد کریں قتل کریں تو نہ اس کی غیبت کرو نہ دل میں بغض بلکہ ان کا فعل مثل فعل تقدیر کے سمجھ کر معافی دے دو تا کہ عند اللہ درجہ عظمیٰ پاؤں بقولہ **فکذا ینبغی ان یقابل المله جمیع ما یطرا علیہ من اهل البيت فی ماله و نفسه و عرضه و اہله و ذریعہ** **فیقابل ذلک کلہ بالر ضی التسلیم البصر ولا**

## خلاصہ

مرزائی۔ وہابی۔ رافضی۔ نیچری منکر ضروریات دین سید کا فرواجب التحقیر ہے۔ (لمخصا ۸/۶)

(ف) چونکہ فتویٰ سراج الفقہا طویل ہے تخلص کے طور پر لکھ دیا۔

## خاتمہ

آل الحنین رضی اللہ عنہما میں خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اسے جریتمن حیث الذریۃ کا شرف حاصل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر ایک اولاد کا سلسلہ نسل بیٹوں سے چلتا ہے میرا سلسلہ نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلے گا اور قائدہ ہے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں نسبتوں سے تعلق پو اس پر آتش دوزخ حرام ہے بلکہ دینوی آگ کے اثرات سے بھی محفوظ۔ مثلاً آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دسترخوان سے ہاتھ پوچھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیشہ پانی سے نہیں بلکہ آگ میں ڈالنے سے صاف فرمایا کرتے تھے (خصائص) ایسے ہی جس آٹے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ گیا تھا وہ آٹا تنور کی آگ سے محفوظ رہا۔ ایسے ہی جن بیٹوں کا آپ نے بچپن میں دودھ نوش فرمایا وہ دولت اسلام سے نوازیں گئیں۔ اس طرح سے آتش جہنم سے محفوظ رہیں۔ اسی قائدے پر اہلسنت کے نزدیک آپ کے والدین ماجدین و دیگر امہات و جدات و اجدادات آدم و حوا علی نبینا و علیہم السلام کو ایمان کی دولت سے سرفراز مانا جاتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے

رسائل ستہ اور امام احمد رضا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کا رسالہ شمول الاسلام ان کے فیض سے فقیر کی کتاب ”ابوین مسلمی“ جب شمس  
النسب سید کا یہ حال ہے تو پھر اس کی مذہبی توا سے دوزخ میں لے جائے گی جیسا کہ فقیر نے سطور مذکورہ میں مفصل و مدلل لکھا ہے پھر  
جب بد مذہبی کسی غریب کو مستحق نارہنا چکی ہے اب اس کی تعظیم و تکریم کیسی جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**اذا قال الرجال للمنافق سيّد فقد غضب ربه**

”اے سید تو اپنے رب کا غضب اپنے سر پر لیا۔“

(رداء ابو داؤد و نسائی) (ہسند صحیح)

## لطیفہ اویسیہ

ہمارے دور میں اکثریت کی عادت بن گئی ہے اور بنتی جا رہی ہے کہ رب تعالیٰ ناراض بیشک ہو لیکن بد مذہب ناراض نہ ہو یاری کے  
نشے میں بد مذہب سے ہر طرح کی دوستی اور تعظیم و تکریم و اعزاز و اکرام کا خوب سے خوب تر جاری ہے دوسری طرف یہ غضب  
کے اپنے مسلک کے بڑوں کے بڑے کے ساتھ بغض و عداوت اور دشمنی بلکہ ہر وقت لڑائی اور جھگڑا۔ اللہ اسلام کی سمجھ دے آمین۔

## آخری گذارش

سادات کرام کی تعظیم و تکریم ضروری و لازمی ہے خواہ وہ عملاً جیسا ہو لیکن بد مذہب سید نہیں ہوتا اس کی تحقیر و تذلیل ضروری ہے۔  
فقیر کی التجا ہے کہ سادات کرام پر لازم بھی ہے کہ وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں عقائد اہلسنت سے منہ نہ ہٹائیں اور  
بد عملی سے پرہیز کریں تاکہ بد علمی کی وجہ سے انگشت نمائی نہ ہو جس سے اس کا انجام برباد ہو تو سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اپنی  
اولاد سے پیار فرماتے ہیں اس سے بڑھ کرامت سے شفقت اور رحمت فرماتے ہیں قرآن مجید کی نص شاہد ہے۔

**عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بلمو منین رؤف رحیم**

ہذا آخر ما قلم الفقر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بامطابق ۱۲ جون ۱۹۸۸